تلاوت قرآن کریم کی اہمیت و فضیلت

اَلَّذِیْنَ اٰ تَیْنٰھُمُ الْکِتٰبَ یَتْلُوْنَہٗ حَقَّ تِلَاوَتِہٖ ط اُولٰٓئِکَ یُؤْمِنُوْنَ بِہٖ ط وَمَنْ یَّکْفُرْبِہٖ فَاُولٰٓئِکَ ھُمُ الْخٰسِرُوْنَ (البقرہ:122)

وہ لوگ جن کو ہم نے کتاب دی درآنحالیکہ وہ اِس کی ویسی ہی تلاوت کرتے ہیں۔جیسا کہ اِس کی تلاوت کا حق ہے۔یہی وہ لوگ ہیں جو (درحقیقت)اِس پر ایمان لاتے ہیں اور جو کوئی بھی اِس کا انکار کرے پس وہی ہیں جو گھاٹا پانے والے ہیں۔

رَبَّنَا وَابْعَثْ فِیہِمْ رَسُولاً مِّنْہُمْ یَتْلُو عَلَیْہِمْ آیَاتِکَ وَیُعَلِّمُہُمُ الْکِتَابَ وَالْحِکْمَۃَ وَیُزَکِّیہِمْ إِنَّکَ أَنتَ العَزِیْزُ الحَکِیْم (البقرہ130)

اور اے ہمارے رب! تو ان میں انہی میں سے ایک عظیم رسول مبعوث کر جو ان پر تیری آیات کی تلاوت کرے اور انہیں کتاب کی تعلیم دے اور (اس کی) حکمت بھی سکھائے اور ان کا تزکیہ کر دے۔یقینا تو ہی کامل غلبہ والا (اور) حکمت والا ہے۔

آنحضرت ﷺ نے فرمایا:وہ شخص جو قرآن کریم کی تلاوت کرتا ہے اور اس میں عبور رکھتا ہے،اچھی طرح پڑھتا ہے، وہ فرمانبردار اور معزز سفر کرنے والوں کے ساتھ ہو گا۔ان کے ساتھ اس کو مقام ملے گا۔ (ترمذی کتاب فضائل القرآن)

آنحضرت ﷺ نے ایک اور موقع پر فرمایا:۔قرآن کے حسن میں اپنی عمدہ آواز کے ساتھ اضافہ کیا کرو۔ کیونکہ عمدہ آواز قرآن کے حسن میں اضافہ کا موجب ہو تی ہے۔ (سنن دارمی ،کتاب فضائل القرآن)

حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے بہتر وہ ہے جو قرآن کریم سیکھتا اور دوسروں کو سکھاتا ہے۔ (بخاری کتاب فضائل القرآن باب خیرکم من تعلم القرآن)

حضرت عبیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:اے اہل قرآن ، قرآن پڑھے بغیر نہ سویا کرو اور اِس کی تِلاوَت رات اور دن کو اِس انداز میں کرو جیسے اس کی تلاوت کا حق ہے اور اس کو خوش اِلحانی سے پڑھو اور اس کے مضامین پر غور کیا کرو تاکہ تم فلاح پاؤ۔(الفردوس دیلمی جلد پنجم صفحہ 298)

آنحضرت ﷺ نے فرمایا : ”جس نے قرآن مجید پڑھا اور اس پر عمل کیا تو قیامت کے دن اس کے ماں باپ کو دو تاج پہنائے جائیں گے جن کی روشنی جو ان کے گھروں میں سورج کی روشنی ہوتی ہے ،اس سے بھی زیادہ ہوگی، پھر جب اس کے ماں باپ کا یہ درجہ ہوا تو خیال کرو خود اس شخص کا جس نے قرآن پر عمل کیا ،کیا مرتبہ ہو گا “ (ابو داؤد کتاب الوتر باب ثواب قراۃ القرآن)

آنحضرت ﷺ نے فرمایا :”جو شخص قرآن پڑھنے میں ماہر ہے وہ اللہ کے نیک اور برگزیدہ بندوں کے ساتھ ہو گا۔

(ابو داؤد کتاب الوتر باب ثواب قراۃ القرآن)

سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود ومہدی معہودعلیہ الصلوٰۃ و السلام فرماتے ہیں:۔

تمہارے لئے ایک ضروری تعلیم یہ ہے کہ قرآن شریف کو مَہْجُوْر(یعنی الگ کئے گئے) کی طرح نہ چھوڑ دو کہ تمہاری اسی میں زندگی ہے جو لوگ قرآن کو عزت دیں گے وہ آسمان پر عزت پائیں گے جو لوگ ہر ایک حدیث اور ہر ایک قول پر قرآن کو مقدم رکھیں گے اُن کو آسمان پر مقدم رکھا جائے گا۔نوعِ انسان کے لئے رُوئے زَمین (یعنی زمین کی سطح)پر اب کوئی کتاب نہیں مگر قرآن۔اور تمام آدم زادوں کیلئے اب کوئی رسول اور شفیع نہیں مگر محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم۔

(روحانی خزائن جلد19ص13)

”یہ فخر قرآن مجیدہی کو ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس میں ہر مرض کا علاج بتایا ہے اور تمام قویٰ کی تربیت فرمائی ہے اور جو بدی ظاہر کی ہے اس کے دور کرنے کا طریق بھی بتایا ہے اس لئے قرآن مجید کی تلاوت کرتے رہو اور دُعا کرتے رہو اور اپنے چال چلن کو اس کی تعلیم کے ماتحت رکھنے کی کوشش کرو“۔ (ملفوظات جلد5ص102)

فرمایا” ہماری جماعت کو چاہئے کہ قرآن کریم کے شغل اور تدَ بُّر میں جان و دل سے مصروف ہو جائیں ...اس وقت قرآن کریم کا حربہ ہاتھ میں لو تو تمہاری فتح ہے۔اِس نور کے آگے کوئی ظلمت ٹھہر نہ سکے گی۔“
(ملفوظات جلد1 ص 386)

حضرت اقدس مسیح موعودؑفرماتے ہیں: ” ہم نے اس حقیقت کو جو خدا تک پہنچاتی ہے قرآن سے پایا۔... یہی ایک راہ ہے جس سے اِنسان نفسانی جذبات اور ظلمات سے ایسا باہر آجاتا ہے جیسا کہ سانپ اپنی کینچلی سے۔“

(کتاب البریہ۔روحانی خزائن جلد 13 صفحہ 65)

آپؑقرآن کریم کو معرفت الٰہی کے حصول کا ذریعہ قرار دیتے ہوئے فرماتے ہیں:”یہ تو ظاہر ہے کہ اِنسان یقینی لذّات کو محض ظَنّی خیالات سے چھوڑ نہیں سکتا۔ہاں ایک یقین دوسرے یقینی امر سے دَست بَردار کرا سکتا ہے...اِسی طرح بغیر اس درجہ یقین کے گناہ بھی دور نہیں ہوسکتا...خدا کی عظمت اور ہیبت کا وہ یقین چاہئے جو غفلت کے پردوں کو پاش پاش کر دے اور بدن پر ایک لرزہ ڈال دے اور موت کو قریب کر کے دکھلا دے اور ایسا خوف دل پر غالِب کرے جس سے تمام تار و پود نفسِ اَمَّارَہ کے ٹوٹ جائیں اور اِنسان ایک غیبی ہاتھ سے خدا کی طرف کھینچا جائے۔اور اس کا دل اِس یقین سے بھر جائے کہ درحقیقت خدا موجود ہے...اِس لئے میں ہر ایک پر یہ بات ظاہر کرتاہوں کہ وہ کتاب جو اِن ضرورتوں کو پوراکرتی ہے وہ قرآن شریف ہے۔“ (چشمہ معرفت۔روحانی خزائن جلد23 صفحہ 307)

ایک شخص نے حضرت مسیح موعودؑکی خدمت اقدس میں عرض کیا: کہ حضور میرے واسطے دعا کی جاوے کہ میری زبان قرآن شریف اچھی طرح ادا کرنے لگے۔قرآن شریف ادا کرنے کے قابل نہیں اور چلتی نہیں۔میری زبان کھل جاوے۔فرمایا کہ تم صبر سے قرآن شریف پڑھتے جاؤ۔اللہ تعالیٰ تمہاری زبان کو کھول دیگا۔قرآن شریف میں یہ ایک برکت ہے کہ اس

سے انسان کا ذہن صاف ہوتا ہے اور زبان کُھل جاتی ہے۔بلکہ اطباء بھی اس بیماری کا اکثر یہ علاج بتایا کرتے ہیں۔

(ملفوظات جلد 3صفحہ105)

حضرت مصلح موعود نوّر اللہ مرقدہ فرماتے ہیں:۔

”اگر ہم میں سے ہر ایک کو قرآن کریم آجائے اور اس دولت سے ہماری جماعت کا ہر فرد متمتع ہو جائے تو ہم بہت حد تک اپنی ذمہ داری سے عہدہ بر آ ہو جائیں گے۔پھر یہ بھی سمجھ لو کہ اگر سارے لوگ ہی قرآن کریم جاننے والے ہوں تو الا ماشاء اللہ بہت سے جرائم ، ظلم ،فسادات اور جھگڑے آپ ہی آپ کم ہو جائیں گے۔کیونکہ جہاں نور ہے، وہاں ظلمت نہیں رہ سکتی۔

ایک چھوٹا سا دیا تم جلاتے ہو جس کی روشنی نہایت دھندلی سی ہوتی ہے لیکن پھر بھی اس دیے کے جلتے ہی اس کمرے کی ظلمت فوراً دور ہو جاتی ہے۔پھر کس طرح ہو سکتا ہے کہ قرآن جو خدا کا دیا ہے وہ کسی گھر میں روشن ہو اور وہاں ظلمت باقی رہ جائے۔اگر قرآن ہمارے دلوں میں آجائے تو تمام ظلمتیں خود بخود کافور ہونا شروع ہو جائیں گی اور نیکی اور تقویٰ کا بیج اس طرح بویا جائے گا کہ آئندہ نسلیں بھی اسی رنگ میں رنگین ہو جائیں گی۔“ (خطبات محمود جلد1۔ص 251-252)

پھر فرمایا :”پس میں اپنی جماعت کے لوگوں کو (ہدایت کرتا ہوں)کہ قرآن کریم کے پڑھنے میں کوشش کریں اور ان کو ایسے ایسے معارف ملیں گے کہ اُن کی رُوحیں ان کی لذت کو محسوس کریں گی اور ان کو معلوم ہو گا کہ وہ ایسے سمندر میں سے جواہرات نکال رہے ہیں کہ جس کے جواہرات کا کبھی خاتمہ نہیں ہو سکتا “۔ (خطبات محمود جلد6 ص189)

فرمایا :” ایک بزرگ کا واقعہ لکھا ہے کہ وہ ایک بادشاہ کے وزیر تھے انہیں علم سیکھنے اور سکھانے کا بہت شوق تھا انہوں نے شہر کے لوگوں سے کہا مجھے چالیس لڑکے دے دو اور انہیں بارہ سال تک میرے پاس رہنے دو۔اس کے بعد وہ جو چاہیں کریں۔لوگوں کو ان پر اعتبار تھا انہوں نے اپنے لڑکے دے دیئے۔اس بزرگ نے ایک مکان لیا اور خود بھی اس میں آ گئے اور کچھ استاد رکھ لئے۔ان کا طریق یہ تھا کہ وہ صبح کے وقت اٹھتے اور قرآن کریم بچوں کے سامنے رکھ دیتے۔اورکہتے تلاوت کرو۔اس کے بعد تہجّد پڑھواتے پھر صبح کی نماز کا وقت ہو جا تا۔ان سے اذان دلواتے اذان اور نماز کے درمیان انہیں قرآن کریم کی ایک آیت بتادیتے اور کہتے اسے یاد کرلو۔پھر صبح کی نماز پڑھواتے اور نماز کے بعد ایک حدیث یاد کرواتے اس کے بعد انہیں باہر لے جاتے اور ورزش کرواتے جب دھوپ سرپر آتی تو انہیں دریا کے کنارے لے جاتے اور انہیں تیر اندازی سکھاتے۔جب ورزش اور تیر اندازی کر کے واپس آجاتے تو انہیں دو تین چھوٹے چھوٹے اسباق اس رنگ میں دیتے کہ ایک چھوٹا سامسئلہ نحو کا بتا دیا ایک

چھوٹا سامسئلہ صَرُف کا بتا دیااور کسی بڑے شاعر کا ایک شعر بتا دیا اور اسکی لغت یاد کرادی۔پھر ظہر کا وقت آجاتا نماز پڑھواتے اور نماز کے بعد لڑکوں کو عربی کی کوئی ایک ضَرُبُ الْمَثَل یاد کرادیتے ،کوئی ایک فقہ کا مسئلہ بتادیتے یا منطق کا کوئی مسئلہ بتا دیتے۔پھر عصر کی نماز کا وقت آ جاتا عصر کی نماز پڑھواتے اور اسکے بعد انہیں باہر لے جاتے اوروہاں فُنُونِ جنگ کی مہارت کرواتے اس طرح وہ سارادن انہیں مختلف کام سکھانے میں لگے رہتے۔بارہ سال کے اندر اندر انہوں نے ان لڑکوں کو قرآن و حدیث کا پورا ماہر بنادیا۔قرآن کریم کا حافظ بنادیا۔پورا منطقی اور پورا فقیہہ بنا دیا اور اس کے ساتھ انہیں پورا سپاہی بھی بنادیا۔غرض ایک ایک چیز کا روزانہ یاد کرلینا کوئی مشکل بات نہیں تم روزانہ چند آیات یاد کرلو تو بڑی آسانی کے ساتھ تھوڑے ہی عرصے میں سارے قرآن کریم کا ترجمہ پڑھ سکتے ہو بعض آیات تو بہت چھوٹی چھوٹی ہوتی ہیں اگر انہیں دوسری چھوٹی آیات کے ساتھ ملا کر بڑی آیت کے برابر سمجھ لیا جائے اور اگر اڑھائی تین سطروں کا بھی روزانہ اندازہ رکھا جائے تو بڑی آسانی کے ساتھ تم تین سال کے اندر اندر پورے قرآن کریم کا ترجمہ سیکھ سکتے ہو یہ سکیم بچوں میں بھی شروع کرنی چاہیئے اوراگر لجنہ اماء اللہ بھی اس سکیم کو اپنا لے تو پھر مائیں اپنے بچوں کو قرآن کریم کا ترجمہ پڑھاسکتی ہیں"۔ (انوار العلوم جلد21 ص228,229)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رَحِمَہُ اللّٰہُ تَعَالٰی فرماتے ہیں:۔

"تلاوت قرآن کریم کی عادت ڈالنا اور اس کے معانی پر غور سکھانایہ ہماری تربیت کی بنیادی ضرورت ہے اور تربیت کی کنجی ہے جس کے بغیر ہماری تربیت ہو نہیں سکتی...ہر گھر میں روزانہ تلاوت قرآن کریم ہو۔کو ئی بچہ نہ ہو جسے تلاوت کی عادت نہ ہو۔اس کو کہیں تم ناشتہ چھوڑ دیا کرو مگر سکول سے پہلے تلاوت ضرور کرنی ہے اور تلاوت کے وقت کچھ ترجمہ ضرور پڑھو۔" (خطبہ جمعہ 4جولائی1997ء۔الفضل انٹرنیشنل22تا28/اگست1997ء)

حَضُرت خَلِیُفَۃ الْمَسِیُح الرَّابِع رَحِمَہُ اللّٰہُ فرماتے ہیں :ہر بچے کو آپ جب تلاوت کی عادت ڈالنے کی کوشش کریں گے تو آپ کو یہ بھی معلوم ہو جائے گا کہ اکثر بچوں کو تلاوت کرنی ہی نہیں آتی اور وہ جو میں کئی سال سے انصار، خدام،لجنہ کے پیچھے پڑا ہو ا ہوں کہ خدا کے لئے اس طرف توجہ کرو۔اس نسل کو کم از کم صحیح تلاوت تو سکھا دو ورنہ ہم خدا کے حضور پوچھے جائیں گے اور ہماری اگلی نسلوں کی بے اعمالیاں بھی ہم سے سوال کریں گی۔(خطبات طاہر جلد11ص175)

ہمارے پیارے اِمام سَیِّدُنا حَضُرت خَلِیُفَۃ الْمَسِیُح الْخَامِس اَیَّدَہُ اللّٰہُ تَعَالٰی بِنَصُرِہِ الْعَزِیُز فرماتے ہیں :

”ہم میں سے ہر ایک قرآن کریم پڑھے اور اِس کو سمجھے ، اپنے بچوں کو پڑھائیں ،انہیں تلقین کریں کہ وہ روزانہ تلاوت کریں۔ اور یاد رکھیں کہ جب تک اِن چیزوں پہ عمل کرنے کے ،ماں باپ کے اپنے نمونے، بچوں کے سامنے قائم نہیں ہوں گے اُس وقت تک بچوں پہ اثر نہیں ہو گا۔اِس لئے فجر کی نماز کے لئے بھی اٹھیں اور اس کے بعد تلاوت کے لئے اپنے پر فرض کریں کہ تلاوت کرنی ہے۔پھر، نہ صرف تلاوت کرنی ہے بلکہ توجہ سے پڑھنا ہے اور پھر بچوں کی بھی نگرانی کریں کہ وہ بھی پڑھیں، انہیں بھی پڑھائیں۔جو چھوٹے بچے ہیں اُن کو بھی پڑھایا جائے (خطبہ جمعہ 16 ستمبر 2005ء خطبات مسرور جلد 3ص565-566)

فرمایا”اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی تعلیم کو سمجھو او ریہ تعلیم ہمیں قرآن کریم سے ہی حاصل ہو سکتی ہے۔ اس لئے قرآن کریم کو ...غور سے پڑھو، اس پر تدبر کرو، سوچو او راس میں دیئے گئے احکامات پر عمل کرنے کی کوشش کرو۔کیونکہ اگر ہمیشہ کی ہدایت پانی ہے، ہمیشہ سیدھے راستے پر چلنا ہے، اللہ تعالیٰ کی عبادت کا لطف اٹھانا ہے تو پھر اس پر عمل کرنا بھی ضروری ہے جو اللہ تعالیٰ نے ہمیں قرآن کریم میں دی ہے۔“ (خطبہ جمعہ 9/اپریل 2004ء۔خطبات مسرور جلد2ص237)

فرمایا” خدا تعالیٰ کے اِس کلام کو روزانہ پڑھنے اور سمجھنے کی ضرورت ہے۔پس ... ہر شخص اِس بات کی پابندی کرے کہ میں نے قرآن کریم کی تلاوت ہرصورت میں روزانہ کرنی ہے...خاص طور وہ لوگ جنہوں نے اگلی نسلوں کو سنبھالنا ہے، اُن پر خاص فرض ہے کہ اپنے نمونے قائم کریں اور روزانہ تلاوت کریں۔“

(خطبہ جمعہ 1/اکتوبر2010ء۔الفضل انٹرنیشنل22تا28/اکتوبر2010ء ص7)

آپ تلاوت قرآن کریم کی نصیحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں:” ہم میں سے ہر ایک قرآن کریم پڑھے اور اس کو سمجھے ، اپنے بچوں کو پڑھائیں ،انہیں تلقین کریں کہ وہ روزانہ تلاوت کریں۔“ (خطبات مسرور جلد سوم صفحہ565)

فرمایا:”سب سے زیادہ ضروری چیز جو ہر احمدی کو اپنے اوپر فرض کر لینی چاہئے وہ یہ کہ بلا ناغہ کم از کم دو تین رکوع ضرور تلاوت کرے۔ پھر اگلے قدم پر ترجمہ پڑھے...“ (شرائط بیعت اور احمدی کی ذمہ داریاں ، صفحہ 113-112)

اللہ تعالیٰ ہم سب کو قرآن کریم سیکھنے ، سمجھنے اور اس پر عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین